گیارھویں کی حقیقت

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Pin 4568 تاریخ:07.04.2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گیارہویں شریف کی حقیقت کیا ہے اور اس کے لیے کوئی خاص جگہ معین ہے یا جہاں بھی دلوائیں، ہو سکتی ہے؟ نیز کیا کسی دوسرے بزرگ کے مزار پر غوث پاک کی گیارہویں ہو سکتی ہے؟

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گیارہویں شریف حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لیے منعقد کی جانے والی محفل کو کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یومِ وفات 11 ربیع الثانی ہے، تو اس مناسبت سے آپ کے ایصال ثواب کے لیے گیارہویں شریف کے نام سے محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ان محافل میں قرآن خوانی، نعت خوانی وبیان وذکر واذکار اور ذکرِ صالحین کے ساتھ ساتھ طعام وفاتحہ وغیرہ امور خیر کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ایصالِ ثواب کی صورت میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں نذرانہ پیش کیا جاتا ہے اور ایصال ثواب کرنا قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور اقوالِ فقہاء وافعال سلف صالحین سے ثابت ہے۔ نیز گیارہویں شریف کی محفل اور دعا کے لیے کسی خاص جگہ یا وقت کی تعیین نہیں ہے، بلکہ یہ کسی بھی وقت اور جگہ مثلاً مسجد، مدرسے، کسی کے گھر اور کسی بزرگ کے مزار پر بھی ہو سکتی ہے۔

جو لوگ اپنے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ان کے بارے میں

ارشاد پاک ہے: ﴿وَ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور وہ جو ان کے بعد آئے، عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو، جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔" (پارہ 28، سورۃ الحشر، آیت 10)

اس آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صرف اپنے لیے دعا نہ کرے، سلف کے لیے بھی کرے، دوسرے یہ کہ بزرگان دین خصوصاً صحابہ کرام و اہل بیت کے عرس، ختم، نیاز، فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لیے دعا ہے۔"
(تحت هذه الآية، تفسير نور العرفان)

بخاری شریف میں ہے: "ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان أمی افتلتت نفسها و أظنها لو تكلمت تصدقت فهل لها أجر ان تصدقت عنها قال نعم" ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بات کر سکتی، تو صدقہ کرتی۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں، تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں ملے گا۔
(صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 186، مطبوعہ کراچی)

ردالمحتار میں ہے: "صرح علماء نا فی باب الحج عن الغیر بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا فی الهداية" یعنی ہمارے علما نے "باب الحج عن الغیر" میں صراحت فرمائی ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کے لیے کر سکتا ہے، نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا کچھ اور۔ ایسا ہی ہدایہ میں ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 3، صفحہ 180، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "گیارہویں شریف اپنے مرتبہ فردیت میں مستحب ہے اور مرتبہ اطلاق میں کہ ایصال ثواب ہے، سنت ہے اور سنت سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ سنت قولیہ مستحبہ ہے، سنیوں میں کوئی اسے خاص گیارہویں تاریخ ہونا شرعاً واجب نہیں جانتا اور جو جانے محض غلطی پر ہے۔ ایصال ثواب ہر دن ممکن ہے اور کسی خصوصیت کے سبب ایک تاریخ کا

التزام، جبکہ اسے شرعاًواجب نہ جانے، مضائقہ نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر پیر کو نفلی روزہ رکھتے، کیا اتوار یا منگل کو رکھتے، تو نہ ہوتا؟ یااس سے یہ سمجھا گیا کہ معاذاللہ! حضور نے پیر کا روزہ واجب سمجھا؟ یہی حکم تیجے اور چہلم کا ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 605، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

علامہ فاضل عبد القادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1315ھ) سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تاریخِ وصال سے متعلق فرماتے ہیں:" وتوفی فی لیلۃ الإثنین بعد صلاۃ العشاء احدی عشرۃ من ربیع الثانی سنۃ ٥٦١ خمس مائۃ احدی وستین و دفن بباب الأزج "سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال پیر کی رات بعد نماز عشاء 11 ربیع الثانی 561ھ کو ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین باب ازج میں ہوئی۔ (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر، المنقبۃ التاسعۃ والستون فی وفاتہ، صفحہ 71)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے عرس سے متعلق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1052ھ) فرماتے ہیں: ہمارے ہندوستان میں حضور غوث پاک کا یوم عرس 11 ربیع الآخر مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔

(ماثبت من السنۃ مترجم اردو، صفحہ 167، اعتقاد پبلشنگ ھاؤس، دھلی)

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

28 جمادی الاخری 1437ھ/07 اپریل 2016ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے